سوال

دعاء اور قرآت قرآن کے لیے اجتماع کرنے کا حکم

جواب

الحمد للہ

یہ سوال دو مسئلوں پر مشتمل ہے :

پہلا مسئلہ :

تلاوت قرآن کے لیے اجتماع کرنا وہ اس طرح کہ ہر شخص قرآن مجید کا ایک سپارہ پڑھے حتی کہ سارا قرآن ختم ہو اور ہر ایک کے پاس جو سپارہ ہے وہ مکمل کرلے

اس کا جواب مستقل فتاوی کمیٹی کے درج ذیل بیان میں ہے :

"اول :

تلاوت قرآن کے لیے جمع ہونا اور اس طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنا کہ ایک شخص پڑھے اور دوسرے سنیں اور جو انہوں نے پڑھا ہے اسے ایک دوسرے کو سنائیں اور اس کے معانی پر سوچ و بچار کریں یہ مشروع اور اللہ کا قرب ہے جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے

اس کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو لوگ اللہ کے گھروں (مساجد) میں کسی گھر (مسجد) میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور اسے آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور اللہ تعالی ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں"

اسے مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے

اور قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعا کرنا بھی مشروع ہے لیکن پر ہمیشگی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی کسی معین صیغے اور کلمات کی پابندی کرنی چاہیے کہ یہ سنت محسوس ہو، کیونکہ ایسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت نہیں لیکن بعض صحابہ نے اس پر عمل کیا ہے

اور اسی طرح اس تلاوت میں حاضر افراد کو کھانے کی دعوت دینے میں بھی کوئی حرج نہیں جبکہ اسے قرآت کے بعد عادت نہ بنا لیا جائے

دوم :

اس اجتماع میں حاضر افراد میں سے ہر ایک شخص کو ایک پارہ پڑھنے کے لیے دینا اسے قرآن ختم ہونا شمار نہیں کیا جائیگا

اوران کا تبرک کے مقصد سے قرآن مجید پڑھنا کمی وکوتاہی ہے، کیونکہ قرآت کا مقصد تواللہ کا قرب اور حفظ قرآن اوراس کے معانی واحکام پر غوروفکراورتدبر اوراس پر عمل ہے، اوراس کے ساتھ ساتھ اجروثواب کا حصول اور زبان کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے پر تیار کرنا اور سکھنا ہے اس کے علاوہ بھی کئی ایک فوائد ہیں

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے "اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (480/2).

دوسرا مسئلہ:

یہ اعتقاد رکھنا کہ اس فعل (تلاوت قرآن کے لیے سوال میں مذکورہ طریقہ پر جمع ہونے) میں دعا کی قبولیت میں کوئی اثر پایا جاتا ہے، اس اعتقاد کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اوریہ غیر مشروع ہے جائز نہیں، اور دعا کی قبولیت کے بہت سارے اسباب ہیں جو معروف و معلوم ہیں، اوراسی طرح دعا کی عدم قبولیت یعنی دعا کی قبولیت میں مانع کے اسباب بھی معروف ہیں

اس لیے دعاء کرنے والے کو چاہیے کہ وہ دعاء کی قبولیت کے اسباب پیدا کرے اور دعاء کی عدم قبولیت کے اسباب سے اجتناب کرے، اوراپنے پروردگار کے ساتھ اچھا ظن وگمان رکھے اور بندے کا رب اس کے گمان کے مطابق ہے

تنبیہ:

دلیل تو اس سے طلب کی جاتی ہے جو کوئی شرعی امور میں سے شرعی امر ثابت کرتا ہے، وگرنہ عبادات میں اصل ممانعت پائی جاتی ہے حتی کہ اس کی مشروعیت کی دلیل مل جائے، اہل علم کا فیصلہ یہی ہے، اس بنا پر اس اعتقاد کے عدم مشروع ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی

واللہ اعلم.